خوش مزاج بابا

(مولانا اسحاق بھٹی صاحب)

مولانا محمد سلیم اعظم بلوچ شیخوپورہ

21 دسمبر 2015ء مغرب کی اذان کا وقت تھا میں گجرات اڈے پر کھڑا جہلم جانے کے لیے ویگن کا انتظار کررہا تھا کہ جناب محترم رمضان سلفی صاحب کا فیصل آباد سے فون آیا آپ نے فرمایا یار مرشد صاحب میں سمجھ گیا کہ ان کی مراد مولانا اسحاق بھٹی صاحبؒ بیمار ہیں اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی طبیعت خراب ہے میں نے کہا جناب آج تو جہلم ایک تبلیغی پروگرام ہے صبح ان شاء اللہ سیدھا لاہور جاکر ان کی خیریت دریافت کروں گا۔ لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا صبح کی نماز جہلم کی مسجد مبارک مشین محلہ میں ادا کرکے ایک دوست کے گھر بیٹھا تھا سوچا تھوڑا سا آرام کرلوں اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ جناب فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب کی کال تھی دل میں کھٹکا سا ہوا جب انہوں نے انا للہ ہی کہا تو میں سمجھ گیا کہ بھٹی صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ بس کیا تھا نیند اڑ گئی اوسان خطا ہوگئے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میری زبان پر ایک دعا جاری تھی یا اللہ میرے بھٹی صاحب کی مغفرت فرما۔

مولانا اسحاق بھٹی صاحب سے میرا کوئی چار پانچ سال پہلے کا تعلق تھا لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا ان سے برسوں پرانا تعلق ہے جب بھی میں ان کو ملنے گیا وہ بڑے خندہ پیشانی سے ملے خوش مزاجی ان کو اللہ تعالیٰ نے وافر عطا فرمائی تھی۔ آپ ایک عظیم عالم دین، قلم کار اور مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ خوش مزاج انسان تھے۔ عمر کے لحاظ سے اور روایتی خشکی ان کے ہاں دور دور تک نہ تھی۔ جیسا کہ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب نے فرمایا کہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کی طبیعت بھی تھکاوٹ اور کمزوری کی وجہ سے انسان کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہوجاتا ہے لیکن بھٹی صاحب کی ہمہ وقت تازگی اور خوشگواری اور شگفتگی برقرار رہی۔

میں جب بھی آپ کے ہاں حاضر ہوا آپ بڑے پرتپاک انداز میں ملتے دروازہ کھولتے ہی ماشاء اللہ، ماشاء اللہ کے الفاظ کانوں میں رس گھولتے۔ چہرہ پر شگفتگی ہوتی۔ اندر بیٹھتے ہی آواز دیتے بلوچ صاحب آئے ہیں چائے کا انتظام کریں۔ ہم بار بار انکار کرتے لیکن آپ کا اصرار غالب آتا

آپ چائے پلاتے اور فرماتے آپ کے ملنے سے بہت خوشی ہوئی ہے یہ ان کا بڑا پن تھا ہم تو علم اور عمر میں ان کے پوتوں کی مانند تھے یہ ان کی شفقت تھی۔

ان کی خوش مزاجی کے کیا کہنے کوئی بھی واقعہ بتاتے آپ بھی ہنستے اور دوسروں کو بھی خوش کر دیتے۔ ایک دفعہ فرمانے لگے میرے پاس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تشریف لائے اور فرمانے لگے بھٹی صاحب میری بیعت کر لیں میں نے کہا کیوں جی اب تو میں خود بیعت لیتا ہوں۔ آپ کو بھی ترجمہ قرآن آتا ہے اور مجھے بھی آتا ہے۔ آپ کے بال بھی سفید ہیں اور میرے بھی آپ میں اور میرے میں کیا فرق ہے؟ اس واقعہ کو سنانے کے بعد خود بھی مسکراتے رہے اور ہم بھی (ہم بھی سے مراد میں اور مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب اور مولانا رمضان سلفی صاحب ہیں۔ ہم تینوں ہی اس وقت موجود تھے) پھر ایک دفعہ حاضری کے موقع پر فرمانے لگے ایک دیوبندی عالم دین نے اہل حدیثوں کے تنظیمی اختلاف پر کچھ لکھا تو میں نے اسے خط لکھا اور کہا کہ حضرت اہل حدیثوں کے اختلاف پر تو آپ برس پڑے اگر آپ کے اختلاف کو اکٹھا کیا جائے تو آپ کی جماعت کا نام (فسق) بنتا ہے۔ف سے مراد فضل الرحمٰن گروپ س سے مراد سمیع الحق گروپ ق سے مراد اجمل قادری گروپ۔ فرمانے لگے ان کا جوابی خط آیا فرمانے لگے بھٹی صاحب آپ کے لفظ ''فسق'' نے خوش کر دیا۔

میں نے عرض کیا آپ نے خوش مزاجی سے اس کی ساری جماعت کو فسق بنا دیا اور فرمانے لگے بس یار ایسے ہی کام چلتا رہتا ہے۔ ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوا تو وعدہ کے بارے میں بات چل نکلی فرمانے لگے آج کل ایک مولوی صاحب حدیث کی اسناد پر بڑے حکم لگا رہے ہیں اور وہ مجھے اردو بازار لاہور میں ملے تو میں نے ان سے کہا جی میں نے آپ کو خط لکھا تھا آپ نے جواب کیوں نہیں دیا کہنے لگے میں بھول گیا ہوں تو میں نے کہا جس راوی کو نسیان کا مرض ہو اس کی روایت قبول ہے کہ نہیں وہ صاحب معذرت فرمانے لگے اور مسکراتے ہوئے چلے گئے۔

آپ کی خوش مزاجی چھوٹوں بڑوں کے لیے یکساں تھی جیسے کہ میرے بھائی جامعہ سلفیہ کے متعلم محمد عابد رحمت فرماتے ہیں کہ میں نے بھٹی صاحب سے عرض کیا کہ آپ کی شخصیت پر مضمون لکھنا چاہتا ہوں فرمانے لگے رہنے دو بہت سے لوگوں نے مضامین لکھے ہیں بس اتنا ہی کافی ہے تم کچھ اور علمی کام کرو۔ میں نے کہا یہ بھی تو علمی کام ہے مسکرا کر فرمانے لگے یہ علمی نہیں قلمی کام ہے۔